www.abdulhaq.info/articles/chris

قل یاہل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا و بینکم الا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیئا ولا یتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون اللہ

اخبار پیغام صلح لاہور

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت مسیح موعود اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمده از مادریم — هم بدین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق که قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد هست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مهر او باشیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواهد شدن
هست او خیر الرسل خیر الانام — هر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم هر آبے که هست — زو شده سیراب سیرابے که هست
آنچه ما را وحی و ایمائے بود — آن نه از خود از همان جائے بود

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت مسیح موعود اور آپکی جماعت کا مذہب

ما ازو یابیم هر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — هر چه زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و ز خبرهائے معاد — هر چه گفت آن مرسل رب العباد
آن همه از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است
معجزات آن همه حق اند و راست — منکر آن مورد لعن خداست
معجزات انبیائے سابقین — آنچه در قرآن بیانش بالیقین
بر همه از جان و دل ایمان ماست — هر که انکار آورد از اشقیاست
یک قدم دوری ازان روشن کتاب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

ہفتہ میں دو بار یکشنبہ و چہار شنبہ کو شائع ہوتا ہے +

قیمت سالانہ صہ ششماہی عہ سہ ماہی عہ
طلبا سے سالانہ للعہ

جلد ۱۳ | مقدس سنۃ المسیح لاہور یوم بدھ مورخہ ۲۱ و ۲۵ ذیقعدہ ۱۳۴۳ ہجری مطابق ۱۳ و ۱۷ جون ۱۹۲۵ء | نمبر ۶۳ و ۶۴

Paigham Sulh, 13-17 June 1925

زندہ باد اسلام

ایک ہندو رئیس کا نعرۂ مستانہ

اسلام رفتہ رفتہ اپنا گھر غیر مسلموں کے دلوں میں بنا رہا ہے۔ مشرق اور مغرب ہر جگہ مقدس اسلام کا چرچا ہے۔ حریف یکے بعد دیگرے اس کے آگے گردن اطاعت خم کر رہے ہیں اور معاندین و مخالفین اسکے ناقابل مقاومت زور کے سامنے ہتھیار ڈالنے پر مجبور ہو رہے ہیں۔ اسلام اور قدرت کا چیتا فرزند ہے۔ اور فطرت کا ہاتھ نہ صرف اسکی حفاظت کر رہا ہے بلکہ اسکو نشو و نما دے کر چاردانگ عالم میں پھیلا رہا ہے۔

اگر ہم اسبارہ میں قدرت کا ہاتھ بٹائیں تو توحید الٰہی کا ڈنکا مشرق و مغرب اور جنوب و شمال میں ہر جگہ بآسانی بجایا جا سکتا ہے لیکن ہم غافل ہیں جبکہ قدرت ایک غیر محسوس انداز میں اپنا فرض ادا کر رہی ہے۔ دنیا کے فہمیدہ لوگ دست بدعا ہیں کہ بنی نوع انسان کو خدا دوزخ کی آگ سے بچائے۔ اور اس کو اسلام کی نعمت عطا کر کے نجات اخروی سے بہرہ اندوز کرے

شری راج ویدیہ پنڈت گدادھر پرشاد شہر الٰہ آباد کے ایک نامور رئیس ہیں جنہوں نے اپنی قسمت کا محل آپ تعمیر کیا ہے اور ادنے حالت سے نکلکر عروج حاصل کیا ہے۔ پنڈت صاحب اپنے ایک مضمون میں جو حال ہی میں زیور طبع سے آراستہ ہوا ہے تسلیم کیا ہے کہ میں ایک راسخ العقیدہ ہندو ہوں لیکن میں نے ہندو عیسائی اور اسلامی مذاہب کی کتابوں کا نہایت غور سے گہرا مطالعہ کیا ہے اور تمام مذاہب کے بانیوں کے حالات زندگی کو اپنی بہترین توجہ کا خراج دیا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ پنڈت صاحب اسلام کو دنیا کا بہترین مذہب سمجھنے لگے ہیں اور ببانگ دہل فرماتے ہیں کہ میری رائے میں اگر کسی مذہب میں اخوت باہمی اخلاق و تہذیب اور اتحاد کی دولت فراوانی اور کثرت کے ساتھ عطا کی گئی ہے تو وہ مذاہب کا سردار اسلام ہے اسلام کی فیاضی اور کشادہ دلی اس کا امتیازی نشان ہے وہ بلا لحاظ اسبات کے کہ کوئی امیر ہے یا غریب سب کو اپنی شفیق آغوش میں پناہ دیتا ہے۔ اس کے دروازے سب کے لئے کھلے ہیں اور ہر خیال اور رنگ کے انسان اس کے زیر سایہ آرام و راحت کی زندگی بسر کر سکتے ہیں"

پنڈت صاحب کو یہ بھی یقین ہے کہ اچھوت پن کی لعنت کو دور کرنے کے لئے طاقت نہیں رکھتا۔ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم تمام اوصاف حسنہ کے مجسمہ تھے اور پیروان رسول صلعم آپ کی تعلیمات پر چلکر تمام دنیا کو پیغام حق سنا رہے ہیں انہوں نے اسبارہ میں کبھی بخل اور تنگدلی سے کام نہیں لیا۔ وہ تہ دل سے اس امر کے متمنی ہیں کہ ساری دنیا نجات آخروی کی حقدار بن جائے انہوں نے مصیبت زدوں کو مصیبت سے نجات دی ہے۔ جاہلوں کو علم کی نعمت سے مالا مال کیا ہے۔ اور دنیا میں جہاں کہیں وہ گئے مشعل علم اپنے ساتھ لیتے گئے اور آبادی کے تاریک ترین کونوں میں بھی علم کی روشنی پہنچا دی۔ پیروان رسول صلعم کا ایک بڑا وصف یہ ہے کہ وہ نہ تو کسی کو بڑھتے ہوئے دیکھ کر حسد کرتے ہیں اور نہ کسی کو تکلیف میں دیکھ کر خاموش بیٹھ سکتے ہیں برعکس اس کے اگر ہندوؤں میں سے کوئی اعلیٰ رتبہ حاصل کر لے تو دوسرے ہندو اسے پیچھے گرانے کی کوشش کرتے ہیں وہ اسکی ناکامی اور ذلت و بے عزتی کی تدبیریں اختیار کرتے ہیں" یہ وصف پنڈت صاحب کے نزدیک ہندوؤں میں اسدرجہ نمایاں ہے کہ خاص رشتہ دار بھی ان کوششوں میں شریک ہو جاتے ہیں۔

پنڈت صاحب نے روحانی و مادی خامہ فرسائی کرتے ہوئے یہ بھی بتایا ہے کہ لازمی طور پر مسلمان روحانیت کے دلدادہ ہیں ان کے تمام کاموں میں روحانیت اور تہذیب و اخلاق پائے جاتے ہیں برعکس اسکے ہندو مادی خوشحالی کو اپنا نصب العین سمجھتے ہیں وہ کبھی مصیبت کے وقت کسی کی مدد نہیں کرتے انکی تمام خصلتیں نمائشی ہیں اور میری یہ پیشین گوئی ہے کہ اگر ہندو سوسائٹی کی یہی حالت رہی تو ہندو قوم دو صدیوں کے اندر اندر صفحہ ہستی سے محو ہو جائیگی اور بنی نوع انسان کا حصہ اعظم اسلام کا حلقہ بگوش بن جائے گا!"

فہمیدہ پنڈت اپنے مضمون کے خاتمہ پر لکھتے ہیں "میری یہ دلی خواہش ہے کہ خداوند کریم میری پیشگوئی کو پورا کرے۔ اور دنیا کو اسلام کے جھنڈے تلے لاکر نوع انسان کی تمام تکلیفیں دور کرے"!

ہم پنڈت صاحب کی اس دعا میں شریک ہیں اور اس پر اتنا اور اضافہ کرنا چاہتے ہیں کہ خدا مسلمانوں کو اسقدر توفیق دے کہ وہ احکام الٰہی اور اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر چل سکیں اور وہ اوصاف حمیدہ اپنے اندر پیدا کریں جو ایک مسلمان کو سچے مسلمان کی شان عطا کرتے ہیں۔ زمانہ سلف کے مسلمانوں میں یہ اوصاف بدرجہ اتم موجود تھے اور وہ دین و دنیا دونوں میں سرخرو و کامیاب تھے۔ ہم نے جب سے ان اوصاف سے منہ موڑا ہے۔ ہماری حالت ابتر ہو گئی ہے۔ اور اگرچہ اس گئی گذری حالت میں بھی اغیار ہم کو اسلامی تہذیب و اخلاق سے مالا مال دیکھتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہم اسلام سے دور جا رہے ہیں۔ اور ہمارا سب سے پہلا فرض یہ ہونا چاہئے کہ ہم مسلمان بنیں اور دنیا کو مسلمان بنانے کی کوشش کریں۔

معذرت

افسوس ہے کہ پیغام صلح کا کاتب بہت دنوں سے بیمار رہے دوسرا کاتب کسی ضروری کام کے پیش آجانے پر چلا گیا اس وجہ سے گذشتہ نمبر وقت پر تیار نہ ہو سکا اور آج کا پرچہ آٹھ صفحات پر شائع ہوتا ہے

پادری عبدالحق سرگودہا میں

اور

مولویوں کا اضطراب

گذشتہ مئی کی ۲۹ تاریخ کو پادری عبدالحق مشہور مسیحی مناظر نے سرگودہا میں پہنچ کر اسلام کے خلاف اپنے لیکچروں کا سلسلہ شروع کر دیا۔ ان کی مرطقیانہ الجھنوں سے تنگ آکر چند با عزت مسلمانوں نے شہر کے مولویوں کو جواب دینے کے لئے پکارا۔ مگر مولوی صاحبان کا مبلغ علم رفع یدین آمین بالجہر التفریق بین المسلمین اور ایک دوسرے کو کافر بنانے والے فتاویٰ پر محدود تھا جوش میں آکر دو تین مولویوں نے مرکب تقریر کو ابڑ جو لگائی تو پادری صاحب کی پیروی اور تاب سکے سوا اور کچھ بن نہ آیا بلکہ اس افسوسناک منظر کو دیکھ کر ان درد دل رکھنے والوں نے قاضی سمیع اللہ صاحب احمدی سے یہ درخواست کی کہ وہ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کے کسی مبلغ کو بلائیں اور پادری صاحب کے اعتراضات کا جواب دیا جائے اور اس سے مناظرہ بھی کیا جائے کیونکہ وہ مناظرہ کے لئے مسلمانوں کو للکار رہا ہے۔ اسپر قاضی صاحب موصوف نے انجمن کو تار دیا اور انجمن نے پادری عبدالحق کے جواب میں مولوی عبدالحق صاحب ودیارتھی کو بھیجدیا۔ مولوی صاحب مذکور نے سرگودہا پہنچکر شام کو پادری عبدالحق کا لیکچر سنا اور اسپر مناظرہ کے لئے للکارا مگر پادری صاحب تو آج دوران لیکچر سے ہی مولوی صاحب کو دیکھ کر اپنی چوکڑی بھولے ہوئے تھے۔ اور سوائے ادھر ادھر کی ٹرخانے کے اپنے مقررہ مضمون پر کچھ بھی نہ کہہ سکے تھے۔ مناظرہ کا چیلنج سنکر وہ اور بھی دم بخود ہو گئے کبھی جوش میں بیٹھے کبھی اٹھے مگر مناظرہ کے متعلق ایسی ایسی اکھڑی اکھڑی باتیں کیں کہ جن سے جناب یسوع کی صلیب کا پیالہ ٹالنے کا سماں ہو بہو نظر آگیا۔ کبھی کہا کہ آپ اعتراض کر سکتے ہیں۔ آپ کو جواب الجواب کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ پھر یہ دیکھ کر کہ مسلمانوں کی نماز کا وقت آگیا ہے یوں جان بچانی چاہی کہ نماز وغیرہ کچھ نہ پڑھو اور ابھی مناظرہ کر لو۔ نماز کے بعد میں وقت نہیں دونگا ادھر ان کے اپنے ہی پریزیڈنٹ صاحب جلسہ نے پادری صاحب کی تقریر پر ریمارک شروع کر دئے کہ پادری صاحب نے گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ میں جو کچھ کہا ہے اسکو میں بالکل نہیں سمجھا کہ انہوں نے اپنی تقریر میں کیا بیان کیا ہے۔ اس پر مولوی صاحب نے پریزیڈنٹ صاحب کو توجہ دلائی کہ قابل لیکچرار کی آپ نے اچھی تعریف کی کہ ان کی ساری تقریر پر پانی پھیر دیا۔ اسپر پادری صاحب بڑے گھبرائے کہ ہمارا پریزیڈنٹ ہی ہمارے خلاف ریمارک کر رہا ہے اور بات کو دوسری طرف ٹالنے کے لئے کہا کہ اگر آپ مناظرہ ہی کرنا چاہتے ہیں تو کل دو آدمی میرے پاس بھیجدیجئے گا کہ وہ آکر شرائط مناظرہ طے کر جائیں۔ مگر

www.abdulhaq.info/articles/chris

ہر کوئی منصف بھی منظور ہونا چاہئے ۔ جو فیصلہ کرے کہ کون سچا اور کون جھوٹا ہے ۔ اسیر مولوی صاحب نے کہا کہ منصف کا مقرر کرنا فضول ہے کیونکہ اس کا فیصلہ کوئی خدائی فیصلہ نہیں ہو سکتا وہ صحیح اور غلط دونوں طرح کا فیصلہ کر سکتا ہے ۔ اس لئے اس فیصلہ کا کوئی اثر دونوں فریق پر نہیں ہو سکتا ۔ اور ہمیشہ فیصلہ پبلک کیا کرتی ہے نہ کہ کوئی ایک منصف ۔ اس پر پادری صاحب کو اپنی جہلم کی شکست فاش یاد آگئی اور کہنے لگے کہ پبلک کا فیصلہ تو درست نہیں جہلم میں آپ کی پبلک زیادہ تھی آپ جیت گئے ۔ یہاں بھی جس کی پبلک زیادہ ہوگی وہی جیتے گا ۔ اسیر لوگ پادری صاحبان کی صاف بیانی پر ہنس پڑے ۔ اخبار "نور افشاں" کا ایڈیٹر اگر اسوقت موجود ہوتا تو وہ مارے شرم کے پسینہ میں ڈوب مرتا کہ جس نے جہلم کے مناظرہ کے متعلق کیا لکھا تھا اور آج پادری عبد الحق خود کیا اقبال کر رہے ہیں ۔ اسیر مولوی صاحب نے کہا کہ پادری صاحب منصف بھی تو پبلک کا ہی ایک فرد ہوگا ۔ وہ کوئی خدا نہیں کہ لوگوں کی کثرت کے مقابلہ میں اسکو ترجیح دیجائے اس پر پادری صاحب نے کہا کہ اچھا کل آپ دو آدمی بھیجدیجئے اور وہ شرائط مناظرہ طے کرلیں ۔ اس کے بعد مسلمان اپنی نماز کے لئے چلے گئے اور پادری صاحب بھی جان بچاکر مسلمانوں کے نماز پڑھتے پڑھتے بھاگے کہ کہیں بعد میں مناظرہ نہ شروع ہو جائے نماز کے بعد مولوی عبد الحق صاحب کا اسکے تردید میں لیکچر ہوا ۔ اور تثلیث کے دونوں بازوؤں کو توڑ کر خدا کی توحید کو ثابت کر دیا گیا ۔ اس کے بعد دوسرے دن پادری صاحب کے پاس ایک شخص چٹھی دیکر بھیجا کہ وہ مناظرہ کی شرائط لکھ بھیجیں مگر پادری صاحب خط وصول کر کے اندر کمرہ میں جاکر سو رہے اور وہ شخص گھنٹہ بھر انتظار کر کے واپس چلا آیا ۔ اور شام کو جواب نہ دینے کا یہ عذر تراش دیا کہ خط تہذیب کے ساتھ نہیں لکھا گیا تھا ۔ مگر مناظرہ کے متعلق پھر بھی جواب نہ دیا اس کے بعد پھر دوسری صبح کو باغ میں مولوی عبد الحق صاحب کا صداقت اسلام اور تحریف بائبل اور تردید کفارہ پر ایک زبردست لیکچر ہوا اور اسیر دوبارہ پادری صاحب کو مناظرہ کے لئے لکھا گیا اور مولوی صاحب اس روز بھی چار بجے تک پادری صاحب کے جواب کا انتظار کر کے واپس چلے گئے مگر پادری صاحب ایسے دم بخود ہوئے کہ مناظرہ کا نام تک نہیں لیا ۔ حالانکہ ان کی تشریف آوری سے پیشتر وہ مسلمانوں کو بار بار مقابلہ کے لئے للکارتے تھے

(نامہ نگار ۔ از سرگودھا)

اخبار احمدیہ

حضرت امیر ایدہ اللہ کوہ ڈلہوزی پہنچ کر بعافیت ہیں ۔ لاہور سے حسب دستور انجمن کے ضروری کاغذات آپ کی خدمت میں روزانہ بھیجے جاتے ہیں ۔ اور آپ خدمات دینیہ میں بدستور منہمک ہیں ۔

جناب ڈاکٹر بشارت احمد صاحب بھی آپ کے ساتھ کوہ ڈلہوزی پر ہیں ۔ آپ کا پتہ بھی وہی ہے جو حضرت امیر کا ہے :۔

ڈلہوزی ہال ڈلہوزی

ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب جنرل سکرٹری یکم جون سے کوہ مری پر تشریف فرما ہیں ۔

ایک ناکتخدا لڑکی کی وصیت اور وفات ۔ چودہری کریم نواب خان صاحب انسپکٹر پولیس لاہور کی صاحبزادی موسومہ عزیزہ بعمر ۲۰ سال ایک طویل بیماری کے بعد ۰ مئی ۱۹۲۵ء کو انتقال فرما گئیں انا للہ و انا الیہ راجعون ۔ مرحومہ کو سلسلہ کے کاموں سے جس قسم کی دلچسپی اور دین سے جو محبت تھی وہ ان کے ذیل کے الفاظ سے ظاہر ہے جو انہوں نے اپنی زندگی کے آخری لمحوں میں اپنے لواحقین کو مخاطب کر کے بطور وصیت فرمائے اور مکرم جناب ڈاکٹر حسن علی صاحب کی معرفت ہم تک پہنچے ہیں

"آخر میرے زندہ رہنے پر آپ لوگوں نے میری شادی پر کچھ نہ کچھ خرچ کرنا تھا ۔ میرے لواحقین میری وفات پر اس فرضی خرچ کا ۱/۳ حصہ انجمن کو بھیجدیں اور میرے تمام پارچات وغیرہ بھی"

ڈاکٹر حسن علی صاحب لکھتے ہیں :۔

خدایا مرحومہ کی وصیت کو پورا کرنے کے واسطے ۰۰۰ روپیہ کی ضرورت ہوگی ۔ مرحومہ احمدی اور پاکیزہ خیالات کی لڑکی تھی

اور اپنی زندگی میں متواتر چندہ ادا کیا کرتی تھی ۔ اللہ تعالے اسے اعلی علیین میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل بخشے ۔ گذشتہ جمعہ ۱۲ جون کو لاہور میں مرحومہ کا جنازہ غائب پڑھا گیا ۔ دوسری جماعتیں بھی جنازہ غائب پڑھکر مرحومہ کی روح کو ثواب پہنچائیں ۔

قلعہ دار ضلع گجرات سے مولوی محمد حسن صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ ان کی والدہ صاحبہ بہت بیمار ہیں اور نہایت نازک حالت میں ہیں ۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں ۔

ایک دردناک پیغام ۔ ہمارے مکرم دوست حافظ محمد حسن صاحب بی ۔ اے ایل ۔ ایل بی وکیل گجرات کی ایک دردناک اپیل اس سے پہلے شائع ہو چکی ہے ۔ اپنے ایک اور خط میں آپ لکھتے ہیں کہ :۔

"خاکسار پر مصائب کا ایک پہاڑ ٹوٹ پڑا ہے ۔ ابتلاؤں پر ابتلا وارد ہو رہے ہیں ۔ کمزور ہوں نحیف ہوں ناتوان ہوں سخت درماندگی کی حالت میں انسان رجوع الی اللہ کے سوا کوئی چارہ نہیں دیکھتا ہیں آپ براے مہربانی بذریعہ اخبار "پیغام صلح" ہمراہ دردناک پیغام جماعت احمدیہ تک پہنچا دیں کہ آپکا ایک کمزور بھائی مصیبتوں میں گرفتار ہے ۔ آپ اسکی امداد کر سکتے ہیں اس سے دریغ نہ کریں یعنی نہایت خضوع و خشوع کے ساتھ اللہ تعالےٰ کے حضور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے اپنے فضل و کرم سے اسے ان مصائب سے نجات دے اور اپنے مقصد میں کامیاب کرے آمین"

احباب کرام سے درخواست ہے کہ حافظ صاحب کے لئے ضرور نہایت خضوع اور دلی تڑپ سے دعا فرمائیں ۔

بحر ابیض متوسط اور ممالک اٹلی کی اسلامی فتوحات

سیاسی، تمدنی معاشرتی اور علمی اثرات

(نویں صدی سے تیرہویں صدی تک)

از مولوی ابو الحسنات صاحب ندوی مرحوم

اسلام کی علمی و تمدنی فتوحات

امیر شکیب ارسلان اپنے ایک مضمون میں جس کا عنوان "العرب فی ایطالیہ" ہے لکھتے ہیں ۔ کہ "نیپلس اور کلابرہ کے درمیان ایک شہر لوچیرہ نام ہے ۔ جہاں مشہور بادشاہ فریڈرک ہوشتافن گذرا ہے ۔ اس بادشاہ کا زمانہ ۱۲۵۰ء تھا اس کے پاس عربوں کی ایک فوج تھی ۔ جس میں تقریباً بیس ہزار عرب سپاہی تھے ۔ ان عرب سپاہیوں کی قیامگاہ کے آثار اب تک باقی ہیں ۔

جنوبی یورپ عربی تمدن کے لئے ہوئے آثار

عہد ماضی کو جانے دو ۔ زمانہ حال میں بھی اگر پتہ لگایا جائے تو جنوبی یورپ میں عربی تمدن و معاشرت کے کچھ نشان ہوئے اور کچھ آثار ملجائیں گے ۔ گذشتہ معارف سوئٹزرلینڈ کے آثار عرب کا تذکرہ آچکا ہے ۔ اس لئے ان کے یہاں دہرانے کی ضرورت نہیں ۔ اٹلی کے کاونٹ کولا تو مدیر جمہوریہ اطالیہ کا بیان ہے ۔ کہ روم کے قریب ساراسینیکو نام جو مقام ہے ۔ یہاں کے لوگ اب تک اپنے عربی خصائل و عادات پر قائم ہیں ۔ ان کا کھانا پینا بھی عربوں کا ساہے ان کے گانے بجانے کے آلات اب بھی تمامتر عربی ہیں ۔ اور یہ ان کے سوا اٹلی کی کسی قوم کے پاس نہیں پائے جاتے ۔ اور اس بارہ میں تو شبہ کی بالکل گنجائش نہیں ہے ۔ کہ ان کے برتن بالکل عربوں کے برتن ہیں"

امیر شکیب ارسلان ہی کا بیان ہے کہ مجھ سے اٹلی کے ایک بڑے فوجی افسر نے جو مدتوں جزیرہ سارڈینیا اٹلی کے ماتحت رہا ہے ہیں رہ چکا ہے ۔ یہ کہا کہ سارڈینیا کے مرکزی شہر کالیاری کے قریب چند گاؤں ہیں ۔ جہاں کے لوگوں کو دیکھتے اور ان سے ملتے ہی ہر شخص کہہ دیگا ۔ کہ وہ یقیناً عرب ہیں ۔ ان کی یہ معاشرت ہے ۔ کہ یورپ کی طرح عام مجلسوں میں ان کی عورتیں مردوں کے ساتھ شریک نہیں ہوتیں ۔ اور عورتیں جب گھر سے باہر نکلتی ہیں تو اب بھی تمام یورپ کے رواج کے خلاف چہروں پر نقاب ڈال کر نکلتی ہیں ۔

عربوں کے زرعی و صنعتی کارنامے جنوبی یورپ میں

جنوبی یورپ میں عربوں کے زرعی صنعتی اور تجارتی کارناموں کو سیدیو اپنی کتاب میں اس طرح لکھتے ہیں :۔

"خلاصہ یہ کہ عربوں نے ان ممالک کی تقسیم و ترتیب میں نہایت خوش اسلوبی سے کام لیا ۔ انہوں نے یہاں فلاحت اور صنعت و حرفت کو بیحد ترقی دی وہ شام سے یہاں کپاس کے درخت اور طرابلس الغرب سے ۔ حنے ۔ رسان العصافیر اور ریتہ وغیرہ لائے ۔ ان ممالک میں چاندی لوہے پیتل گندھک اور نمک کی کانیں تھیں ۔ ان کو کھود کر انہوں نے یہ چیزیں نکالیں ۔ اور یہاں کی عمارتوں میں سنگ خام سنگ یشب اور دوسرے پتھروں کو لگایا ۔ چنانچہ آجتک پالرمہ اور اس کے اطراف میں جو عمارتیں موجود ہیں ۔ ان میں یہ چیزیں نظر آتی ہیں ۔ اور یہ عمارتیں فن تعمیر میں ان کی مہارت و کمال کی شہادت دیتی ہیں ۔ ریشمی کپڑے سسلی میں خوب بنے جاتے تھے ۔ اور یہ فن جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے ۔ یہیں سے بارہویں صدی عیسوی میں دیگر ممالک یورپ میں پہنچا اور پھیلا"

اس حال کی تفصیل ایک دوسرے یورپین مصنف کے بیان کے مطابق یوں ہے کہ "مسلمانوں کی تھکنے والی قوم کی محنت و مشقت نے وہاں کے قدرتی و طبعی وسائل ثروت کو انتہائے کمال پر پہنچا دیا تھا ۔ بیجنے کے غلے اور میوے ہیں عربوں نے قریب قریب سب سسلی کے چپہ چپہ پر پیدا کر لئے تھے ۔ وہاں کی وادیاں میں جنگی زمین اور ساحل کے قریب جسقدر پہاڑوں کے ڈھلوان حصے تھے سب سرسبز و شاداب کر لئے گئے تھے ۔ پہاڑوں کے اوپر انہوں نے اخروٹ ۔ چلغوزے ۔ صنوبر اور سرو کے جنگل لگائے تھے ان کی لکڑیاں جہازوں کے بنانے میں کام آتی تھیں ۔ بروی کے درخت جو مصر کے سوا کہیں اور نہیں ہوتے تھے سسلی کی وادیوں میں اگنے لگے تھے ۔ جنوب کی طرف جو سطح اراضی ہیں ۔ ان میں کھجور اور نارنگی کے جھنڈ کے جھنڈ درخت عرب اگاتے تھے ۔ اس وقت روئی نیشکر اور ورس نہایت کثرت کے ساتھ وہاں پیدا ہونے لگا تھا ۔ زیتون اس زمانہ میں وہاں اس افراط سے ہوتا تھا کہ یہ جزیرہ سسلی کی خاص پیداوار سمجھی جاتی تھی ۔ اس زمانہ سے چند سال پہلے جس میں اندلس کے مسلمانوں کو ریشم کے کیڑوں کی داشت و پرداخت کا حال معلوم ہوا سسلی کے مسلمان ان کیڑوں کو پالنا شروع کر چکے تھے ۔ ان کیڑوں کے لیے انجیروں کے بے شمار درخت یہاں لگائے گئے ۔ جن پر ان کی پرورش کی جاتی تھی ۔ کیونکہ ان کے ساتھ محنت ہر ملک میں نہایت مفید اور تمام دنیا کے تکلفات میں مددگار ہوتی ہے ۔ پالرمہ میں سسلی کے شراب کشی کے کارخانے بادہ نوش شعراکی جان تھے ۔ یہ لوگ گویا اس کو بھول چکے تھے کہ شراب کو رسول اللہ صلعم نے حرام قرار دیا ہے کاشتکاری کے بہترین طریقے جو اس وقت معلوم تھے ۔ مسلمانوں نے یہاں استعمال

موسم گرما کے نادر تحفے

مفرح خوشگوار اور لذیذ شربت

فن شربت سازی میں حیرت انگیز اضافہ

شربت ہیں کہ خود بولتے ہیں

ان شربتوں کے ایک دفعہ کے استعمال سے آپ مجبور ہو جائیں گے کہ عزیزوں میں تحفہ دینے ۔ بڑوں میں نذرانہ پیش کرنے مجلس اور دعوتوں کی رونق بڑھانے کے لئے

صرف ہمارے شربت ہی طلب فرمائیں

لیموں سنگترہ انناس رسبری گلاب صندل ہمارے خاص شربت ہیں قیمت فی بوتل ۱ روپیہ ایک روپیہ پیکنگ کرایہ ریل خرچ وی پی بذمہ خریدار

شیخ غلام رسول گجراتی (ڈائمنڈ ہال لاہور)

(تیار کنندہ سرمہ مقوی البصر رجسٹرڈ)

بیرونجات کی فرمائشیں ایک درجن بوتل سے کم کی تعمیل نہیں ہوگی